تحفۂ برکات

مُصنف

تاج الاسلام حضور شیر نیپال **مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی** دامت برکاتہم القدسیہ

قاضی القضاۃ نیپال وشیخ الحدیث جامعہ حنفیہ غوثیہ، جنکپور (نیپال)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

تحفۂ برکات

مُصنف

حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی قدس سرہ

خانقاہ برکات لہنہ شریف (نیپال)

ترتیب جدید

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی، برکاتی (تاراپٹی نیپال)

ناشر

البرکات اکیڈمی، خانقاہ برکات لہنہ شریف (نیپال)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : تحفہ برکات

مصنف : حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی قدس سرہ

خانقاہ برکات، لہنہ شریف (نیپال)

ترتیب جدید : ابوالعطر محمد عبد السلام امجدی، برکاتی

(تاراپٹی، دھنوشا، نیپال)

کمپوزنگ : رضوی کمپیوٹر، اندور (موبائل 9827014799)

اشاعت : ربیع الاول ۱۴۳۵ھ مطابق جنوری ۲۰۱۴ء (تعداد ۶۰۰۰)

ناشر : البرکات اکیڈمی خانقاہ برکات لہنہ شریف، ضلع دھنوشہ، جنکپور (نیپال)

{ملنے کے پتے}

خانقاہ برکات لہنہ شریف (نیپال)

www.barkatussunnah.com

فہرست عناوین

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
8	خانقاہ اور اس کے مقاصد	1
9	تصوف	2
9	روح تصوف	3
10	ہدایات برائے مسلمانان اہل سنت و اہل ارادت	4
13	فضائل نماز	5
15	فضائل روزہ	6
16	سعادت و نیک بختی	7
17	شقاوت و بدبختی	8
18	جنت کی ضمانت	9
18	پرہیزگاری	10
21	استقامت	11
21	نیکی کے خزانے	12

23	ابلیس کے دوست و دشمن	13
24	انبیاء کرام کی بارہ خصلتیں	14
25	زاہدین کی علامتیں	15
28	برکات صدقہ	16
29	حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال	17
30	ذکر الٰہی کی برکتیں	18
33	سلام و مصافحہ کے فضائل و برکات	19
39	مصافحہ و معانقہ کے متعلق چند مسائل	20
40	پیغام برکات مسلمانوں کے نام	21
42	چند ضروری اور اہم مسائل	22
51	روحانی عملیات	23
51	نماز کے بعد کے معمولات	24
52	ہفتہ بھر کے معمولات	25
52	روزانہ کے معمولات	26
53	بارہ ماہ کے معمولات	27

28	سوتے وقت کے معمولات	53
29	نذر ونیاز اور فاتحہ	54
30	نفل نمازیں	54
31	درود شریف کی فضیلت	54
32	درود شریف کے مقامات	55
33	درود شریف کے الفاظ	56
34	دُعا	57
35	ہر حاجت کے لئے	58

نوٹ:

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی تصانیف وتالیفات اور آپ کی حیات وخدمات کے مختلف گوشوں پر کتابوں اور مضامین ومقالات کا مطالعہ کرنے کے لئے درج ذیل ویب سائٹ پر ضرور تشریف لائیں۔

www.barkatussunnah.com

اور بھی دیگر دینی کتابوں اور مضامین کا مطالعہ کرنے کے لئے مذکورہ بالا ویب سائٹ وزٹ کر سکتے ہیں۔

چند باتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کا خواب تھا کہ عوام الناس کی رشد و ہدایت، تزکیہ اخلاق و کردار، دعوت الی الحق، اصلاح اعمال و عقائد اور تعلیم و تربیت کے فروغ کے لئے اپنے وطن لہنہ شریف میں ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ ادھر مولانا محمد حسین ابوالحقانی علیہ الرحمہ نے بھی خانقاہ تعمیر کرنے کا مشورہ دیا، ان کا مشورہ آپ کو پسند آیا اور کچھ ہی دنوں بعد خانقاہ برکات کی بنیاد ڈال دی گئی اور تعمیری کام بھی شروع کر دیا گیا۔ کئی سالوں تک اس روحانی خانقاہ کا تعمیری کام ہوتا رہا اور بالآخر تعمیر و تزئین کا ہر کام بحسن و خوبی انجام تک پہنچ کر ۲۰، ۲۱/ اپریل ۲۰۱۱ء کو اس عظیم الشان اور فقید المثال خانقاہ کا افتتاح حضور سید ملت، آل رسول سید نظمی میاں علیہ الرحمہ کے مبارک ہاتھوں سے درجنوں علما و مشائخ کی موجودگی میں ہوا۔

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے جشن افتتاح خانقاہ برکات لہنہ شریف ۲۰، ۲۱/ اپریل ۲۰۱۱ء کے موقع سے حاضرین جلسہ کو بطور تحفہ دینے کے لئے اپنے ایک بنارسی مرید جناب اخلاق احمد کی فرمائش پر ایک خوبصورت سوغات بنام ''تحفہ برکات'' پیش فرمایا۔ یہ کتاب عقائد و معمولات میں پختگی پیدا کرنے، تربیت و تزکیہ اور اصلاح معاشرہ کے لئے معاون ہے اس کا مطالعہ دنیوی و اخروی فوائد و ثمرات سے خالی نہیں۔ ایک ہی نشست میں یہ مختصر رسالہ بغیر کسی کتاب کی مدد کے پایہ تکمیل کو پہنچی اور جناب اخلاق احمد بنارسی صاحب ہی کے تعاون سے چھپی بھی۔

پھر فقیر کی فرمائش پر محرم ۱۴۳۵ھ میں کچھ ضروری اور اہم باتوں کا اضافہ فرمایا گیا جس کی کمپوزنگ فقیر نے ہی کی اور ربیع الاول ۱۴۳۵ھ، مطابق جنوری ۲۰۱۴ء

میں چھ ہزار کی تعداد میں آپ کے ایک مرید مولوی محمد اکبر علی برکاتی مدھوبنی بہار کی سعی سے جناب عثمان پٹیل فیمس کھجرانہ اندور (ایم پی) کے تعاون سے طبع ہوئی۔

دوسری اشاعت کے بعد پھر فقیر کے عرض کرنے پر حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے اپنی حیات ہی میں کچھ حذف و اضافہ کروائے ہیں۔ متعدد ملاقاتوں میں احادیث رسول اکرم ﷺ و اقوال بزرگان دین کو عربی سے اردو میں ڈھال کر فقیر کے حوالے کر دیتے اور فقیر اس کی کمپوزنگ کر کے مناسب مقام پر ان احادیث و اقوال کو شامل کتاب کر دیتا۔

واضح رہے کہ جو کچھ اس میں حذف و اضافہ ہوا ہے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ اسے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ مسائل فقہیہ یہ بھی آپ ہی کی تحریر ہے جسے فقیر نے فتاویٰ برکات سے چن کر اضافہ کیا ہے۔ ہاں روحانی عملیات میں جو کچھ مذکور ہے ان میں اکثر فقیر نے اضافہ کیا ہے اور بعض آپ کے شجرہ شریف اور آپ کی زبان فیض ترجمان سے سنی ہوئی دعائیں ہیں۔

امید ہے کہ احباب اور عشاقان حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ اس کاوش کو تحسین کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور اپنے پیر و مرشد کے اس خوبصورت گلدستہ کو سینے سے لگائیں گے اور اس میں بیان کردہ احکام و فرمودات، اوراد و وظائف پر عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی شاندار کوشش بھی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

گدائے مرشد

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ

تاراپٹی، دھنوشا، جنکپور (نیپال)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ○ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ○ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ اما بعد!

خوشا مسجد ومدرسہ خانقاہے
کہ دروے بود قیل و قال محمد ﷺ

خانقاہ اور اس کے مقاصد:

اس کے مقاصد دینی خدمات ہیں، سنت رسول مقبول ﷺ کے مطابق عمل پیرا ہونا ہے، اولیاء، اصفیاء، صلحاء کے معمولات وہدایات کو عام کرنا ہے اور تصوف کی روشنی میں صفائی قلوب کی تعمیر۔ اور الحمد للہ اسی مقصد حسن کی خاطر فقیر نے اپنے وطن لہنہ شریف میں خانقاہ برکات کے نام سے ایک عظیم الشان خانقاہ کی تعمیر کی ہے، جہاں سے فیضان مدینہ منورہ وبغداد اور برکات مارہرہ وبریلی شریف کا چشمہ رواں ہے۔ اور ہر سال کثیر تعداد میں مریدین ومتوسلین اور اہل عقیدت ومحبت طاعت الٰہی، اتباع نبی کریم، عشق نبوی کے جام سے سیراب ہونے کے لئے خانقاہ کے سالانہ دوروزہ جلسہ برکات النبی منعقدہ ۲۰/۲۱/ اپریل میں جوق درجوق مع دوست واحباب حاضر ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کے روحانی مناظر وماحول سے مسحور ہوکر گناہوں سے تائب ہوتے ہیں اور اسلاف کی سیرت وکردار سے خودکو آراستہ پیراستہ کرنے کا عہد وپیمان کرتے ہیں اور اپنے ایمان وعقیدے کی حفاظت کا نسخہ بھی حاصل کرتے ہیں۔ اس خانقاہ برکات سے

مسلمانان اہل سنت کو اتحاد و اتفاق، اخوت و بھائی چارگی، ایک دوسرے کی اعانت و بجا حمایت اور احکام شرع کی بجا آوری اور محافظت و مداومت کا پیغام دیا جاتا ہے۔

تصوف:

اس کا مطلب بندہ کا سچے دل سے اللہ تبارک وتعالی کے فرامین پر چلنا ہے۔شیخ عبد الحق محدث علیہ الرحمہ والرضوان سے مروی ہے کہ تصوف تہذیب اخلاق وتزکیہ نفس اور ماسوی اللہ تعالی سے توجہ ہٹا کر مولائے بے نیاز کی بارگاہ عالیہ کا قرب حاصل کرنا ہے۔کسی نے کہا کہ تصوف اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ میں داخل اور ذلیل حرکات وسکنات سے خارج ہونے کا نام ہے۔کسی نے کہا تصوف دوامی طور پر اللہ تبارک وتعالی کی رضا پر راضی رہنے کا نام ہے۔کسی نے کہا التصوف حسن الخلق۔کسی نے کہا اخلاق حسنہ اور کردار پسندیدہ کا نام ہے۔

حاصل یہ کہ بندے کا احکام الٰہی احسن طریقہ پر بجالانا اور اللہ تعالی کے نواہی سے بچتے رہنا اور دلوں کو محبت الٰہیہ وخشیت الٰہیہ کا گنجینہ بنائے رکھنا تصوف ہے۔

عفو و درگذر، صبر وتحمل، قناعت وتوکل، تواضع وانکساری، مہمان نوازی ورواداری، خلوص ومحبت، صدق وصفا، ایفاء عہد وامانت، استقامت، ملاطفت، شفقت واخوت، صلہ رحمی، ایثاروقربانی، حق گوئی وحیاداری، احسان واصلاح وغیرہ سب تصوف کے مفہوم میں داخل ہیں

روح تصوف:

تصوف کی روح اللہ عزوجل اور جمیع ما جاء بہ النبی ﷺ پر ایمان کے بعد اتباع خیر الانام اور حب سید انس وجان ہے۔اس لئے ہم پر لازم ہے کہ حضور پرنور سید عالم ﷺ کی محبت اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے ماں باپ، اپنے گھر بار، اپنے رشتہ ناطہ بلکہ سارے لوگوں سے زیادہ ہو۔حدیث شریف ہے: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی

اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یعنی تم میں کا کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

ہدایات برائے مسلمانان اہل سنت واہل ارادت:

اس ممبر برکات اور خانقاہ برکات سے آپ حضرات اور جملہ مسلمانان اہل سنت کو ہدایات دی جاتی ہیں کہ:

(۱) ایمان کی حفاظت اپنی جان سے بھی زیادہ ہو، ساری چیزوں سے زیادہ پیارا ایمان ہو، اپنی زمین جائیداد، اپنے مکان، اپنی دکان، اپنے مکان، اپنے مال، اولاد، اپنے ماں باپ سے بھی پیارا ایمان ہو۔

ایمان اجمالی یہ ہے:

(۲) آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَجَمِیْعِ مَا جَآءَ بِهِ النَّبِیُّ ﷺ یعنی میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور ان تمام امور پر جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے۔

ایمان تفصیلی یہ ہے:

(۳) اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے کہ وہ حی، قیوم علیم، حکیم، سمیع، بصیر، غنی، قدیر، ازلی، ابدی، واحد لاشریک لہ ہے۔

(۴) قیامت پر ایمان لائے کہ وہ حق ہے، اس میں بندوں کا حساب ہوگا، اعمال کی جزا دی جائے گی، مقبولان حق شفاعت کرینگے، سید عالم ﷺ سعادت مندوں کو حوض کوثر پر سیراب فرمائیں گے، پل صراط پر گذر ہوگا۔ اس روز کے تمام احوال جو قرآن میں آئے یا سید عالم ﷺ نے بیان فرمائے سب حق ہیں۔

(۵) فرشتوں پر ایمان لائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور فرمانبردار بندے ہیں

،ان میں نہ مرد ہیں نہ عورت ۔ان کی تعداد اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ چار ان میں بہت مقرب ہیں: (۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام (۲) حضرت میکائیل علیہ السلام (۳) حضرت اسرافیل علیہ السلام (۴) حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

(۵) کتب الٰہیہ پر ایمان لانا کہ جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حق ہے۔ان میں چار بڑی کتابیں ہیں (۱) توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر (۲) انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر (۳) زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر (۴) قرآن جو حضور پرنور سید عالم نور مجسم ﷺ پر نازل ہوا۔اور صحیفے جو حضرت آدم علیہ السلام پر، حضرت شیث علیہ السلام پر، حضرت ادریس علیہ السلام پر، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔

(۶) تمام انبیاء پر ایمان لانا کہ وہ سب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں اور معصوم یعنی گناہوں سے پاک ہیں۔ان کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ انبیاء مرد ہی ہوتے ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا۔

(۷) مذاہب اربعہ اہل سنت و جماعت سب رشد و ہدایت ہیں، جو ان میں سے جن کی پیروی کرے اور عمر بھر ان کا پیرو رہے کبھی کسی مسئلہ میں اس کے خلاف نہ چلے وہ ضرور صراط مستقیم پر ہے اس پر شرعا کوئی الزام نہیں۔

(۸) تقلید ائمہ فرض قطعی ہے اور تقلید شخصی واجب اور تقلید کا مطلقا انکار کفر ہے۔بے حصول منصب اجتہاد اس سے روگردانی گمراہ و بد دین کا کام ہے۔تارک تقلید ہونا اور ترک تقلید کا اغوا کرنا صریح گمراہی اور گمراہ گری ہے۔تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والا گمراہ ضالین متبع غیر سبیل المؤمنین ہیں۔

امام طحاوی نے حاشیہ درمختار سے نقل کیا:

لَوْ كَانَ خَارِجًا مِنْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ فِیْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ ○

ترجمہ: جو اس زمانے میں ان چاروں مذاہب سے خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے

(۹) اعلیٰحضرت مجدد دین وملت، محدث بریلوی قدس سرہ کے مسلک پر چوں چرا ضال و مضلین کا کام ہے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے مسلک سے انحراف گمرہی اور بے دینی ہے۔

(۱۰) آپ کی تالیفات وتصنیفات حسام الحرمین، فتاویٰ رضویہ وغیرہما سب حق صحیح ہیں درست ہیں۔

(۱۱) آپ کا مسلک نیا نہیں ہے، وہ وہی ہے جو سلف صالحین کا ہے، ائمہ مجتہدین کا ہے ،امام اعظم کا ہے، غوث اعظم کا ہے، سلطان اعظم کا ہے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

(۱۲) مسلمانوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس دور میں امام اہل سنت اعلیٰحضرت قدس سرہ کو اپنا مقتدا پیشوا مانیں جانیں۔ اسی مسلک امام احمد رضا قدس سرہ پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں، آج اسی میں سلامتی اور نجات ہے۔

(۱۳) سلاسل اربعہ صوفیاء بھی حق اور صحیح ہیں۔ قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی سلاسل صلحاء کے مشارب ہیں۔ نسبت ان کی طرف دلیل ارادت ومؤدت ومحبت ہے اور ان کی محبت، ارادت ومودت دلیل نجات ہے موصل الی لقاء اللہ جل جلالہ والیٰ رسول اللہ ﷺ۔

(۱۴) محفل میلاد النبی ﷺ مستحب ہے اس میں قیام، سلام، فاتحہ، دعا، تقسیم شیرنی سب مستحسن ہیں، یہ ثواب کا اور رحمت وبرکت کے نزول کا عمل ہے۔

(۱۵) سوم، چہارم، پنجم، دہم، بیستم، چہلم ایصال ثواب کے عرفی نام ہیں۔ اور اعراس اولیاء اور معمولات اولیاء، غوث پاک کی گیارہویں، خواجہ صاحب کی چھٹی باعث برکات ہیں اور سبب نزول رحمت۔

(۱۶) ہم بعطائے الٰہی انبیاء، اولیاء کے علوم غیبیہ کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کے معجزات و کرامت کو حق مانتے ہیں۔ ایسا ہی ان کے تصرفات صحیح ہیں ان سے استعانت، استمداد بھی جائز ہے۔

(۱۷) ہر باطل فرقہ سے دور رہنا فرض ہے، نہ مناکحت جائز، نہ اس سے سلام جائز، نہ اس کا جواب جائز، نہ اس کی مجالست جائز، نہ مشاربت جائز نہ مؤاکلت جائز، نہ عیادت جائز، نہ جنازہ جائز، نہ بطریق سنت کفن دفن جائز۔

(۱۸) مشتبہ اشخاص ہوں یا مشتبہ اشیاء ان سے بھی جدا رہنا لازم وضروری ہے کہ حدیث میں ہے الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات ومن تركها استبراء لدينه ولعرضه فقد سلم مشتبہ کا جنازہ ہے نہ ایصال ثواب

یہ پیغام اہل اسلام کو ہے، یہ اصلاح اور فلاح کے لئے معرض تحریر میں آیا ہے کسی کی ایذا رسانی مقصد نہیں۔

فضائل نماز

امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت سے ہے آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ مہاجرین اور انصار کے ساتھ جب تشریف فرما تھے تو ناگاہ بارگاہ نبوی میں یہود کی ایک جماعت آئی اور عرض کرنے لگی اے محمد (ﷺ) آپ سے ان کلمات کے سلسلے میں پوچھتے ہیں جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو نوازا تھا، وہ کلمات نبی مرسل یا مقرب فرشتہ کے سوا کسی کو عطا نہیں فرماتا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پوچھو؟ ان لوگوں نے پوچھا اے محمد (ﷺ) ان پانچ نمازوں کے

بارے میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا آپ کی امت پر بتائیں؟ تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا:

☆ نماز ظہر جب آفتاب ڈھل جاتا ہے تو ہر چیز اپنے رب کی تسبیح پڑھتی ہے۔

☆ لیکن نماز عصر تو وہ وہ ساعت ہے جس ساعت میں حضرت آدم علیہ السلام نے درخت سے تناول فرمایا۔

☆ مغرب کی نماز تو وہ وہ گھڑی ہے جس ساعت میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔ تو جو مؤمن نیکی کا طلبگار ہوتے ہوئے اس نماز کو پڑھے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو سوال کرے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے گا۔

☆ لیکن عشاء کی نماز تو اسے مجھ سے پہلے رسولوں نے پڑھی ہے۔

☆ نماز فجر جب آفتاب طلوع کرتا ہے اور وہ طلوع کرتا ہے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان اور ہر کافر اللہ کو چھوڑ کر اس کا سجدہ کرتا ہے۔ تو جماعت یہود نے حضور علیہ السلام سے کہا آپ نے سچ فرمایا۔

پھر نماز پڑھنے والوں کو کیا ثواب ملے گا؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

☆ نماز ظہر اس گھڑی میں جہنم بھڑکائی جاتی ہے تو جو مؤمن اس نماز کو پڑھے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جہنم کی جھلسا دینے والی آگ سے بچالے گا۔

☆ لیکن نماز عصر اس گھڑی میں آدم علیہ السلام نے پیڑ سے تناول فرمایا تھا تو جو مؤمن اس نماز کو پڑھے گا تو اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا کہ گویا اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا۔ پھر قرآن شریف کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ۔ (البقرہ۔۲۳۸)

ترجمہ: نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی۔

☆ اور مغرب کی نماز تو اس ساعت میں آدم علیہ السلام کی توبہ اللہ تعالیٰ نے قبول

فرمائی تو جومؤمن اس نماز کو طلب ثواب کی خاطر پڑھے گا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا تو اللہ اسے عطا فرمائے گا۔

☆لیکن رات کی تاریکی کی نماز (عشاء) تو چونکہ قبر میں تاریکی ہوگی ، روز قیامت تاریکی ہوگی تو جومؤمن رات کی تاریکی میں تاریکی کی نماز (عشاء) کو جائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر آگ کے ایندھن کو حرام فرمادے گا اور اسے ایسا نور عطا فرمائے گا کہ وہ نور اس کو پل صراط پر گذار دے گا۔

☆لیکن فجر کی نماز تو جو مؤمن فجر کی نماز باجماعت چالیس (۴۰) دن ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دو براءت (چھٹکارا) عطا فرمائے گا:

(۱) جہنم کی آگ سے برائت (۲) نفاق سے برائت (چھٹکارا)۔

فضائل روزہ:

یہود بول پڑے اے محمد (ﷺ) آپ نے سچ فرمایا۔ اور پھر عرض کیا کہ اچھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر تیس دن کے روزے کیوں فرض فرمائے؟ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام نے درخت سے تناول فرمایا تو وہ آپ کے پیٹ میں تیس دن تک رہا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذریت (اولاد) پر تیس دن تک بھوکا رہنا فرض فرمادیا۔ رات کو کھاتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے مخلوق پر مہربانی ہے۔ بولے آپ نے سچ فرمایا اے محمد (ﷺ)۔ تو اچھا یہ بتائیں کہ آپ کی امت کے روزہ کا ثواب کیا ہے؟ فرمایا جو مومن بندہ رمضان شریف کے مہینہ کا ثواب طلب کرتے ہوئے روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے سات خصلتیں عطا فرمائے گا:

۱) اس کے جسم سے حرام گوشت پگھل جائے گا۔

۲) اور اسے اپنی رحمت سے قریب فرمالے گا۔

۳) اسے بہترین عملوں کی توفیق عطا فرمائے گا۔

۴) بھوک، پیاس سے اسے امن بخشے گا۔

۵) اس پر عذاب قبر آسان ہوجائے گا۔

۶) اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اسے نور عطا فرمائے گا، یہاں تک کہ اس نور سے پل صراط پار ہولے گا۔

۷) اور جنت میں کرامتیں عطا فرمائے گا۔

یہودیوں نے کہا سچ فرمایا آپ نے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اچھا یہ بتائیں کہ نبیوں پر آپ کی فضیلت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی نبی نہ ہوئے مگر انہوں نے اپنی قوم پر ہلاکت کی دعا کی، مگر میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کے لئے ذخیرہ بنا کر رکھا ہے یعنی شفاعت کے لئے۔ بولے صحیح فرمایا آپ نے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔

سعادت ونیک بختی:

حضرت فقیہ ابواللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کی مسلمان کو چاہئے کہ مسلمانوں کے لئے ناصح اور ان پر مہربان رہے کہ یہ سعادت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ کہا گیا ہے کہ سعادت کی علامتیں گیارہ ہیں:

۱) تارک الدنیا اور آخرت کا دل سے طلبگار ہونا۔

۲) اس کی ساری توجہ اور فکر عبادت الٰہی اور قرآن شریف کی تلاوت کی طرف ہو۔

۳) بلاضرورت نہ بولنا۔

۴) نماز پنجگانہ کی محافظت۔

۵) بالکلیہ حرام سے بچنا۔

۶) نیکوں کی صحبت اختیار کرنا۔

۷) عاجزی اور فروتنی کی عادت اور غرور وتکبر سے پرہیز۔

۸) کریمانہ سخاوت۔

۹) مخلوق خدا عزوجل کے ساتھ رحیمانہ برتاو۔

۱۰) خلق کے لئے نفع بخش ہونا۔

۱۱) بکثرت موت کی یاد۔

(تنبیہ الغافلین ص ۱۰۸)

شقاوت وبدبختی:

شقاوت کی علامتیں بھی گیارہ ہیں:

۱) مال جمع کرانتہادرجہ کالالچی ہونا۔

۲) دنیوی لذتوں اور شہوتوں کا مشتاق ودلدادہ ہونا۔

۳) بکثرت بدکلامی اور گالی گلوچ کرنا۔

۴) نماز کا تارک ہونا۔

۵) حرام ومشتبہ چیزوں سے نہ بچنا، بلکہ انہیں کو کھانااور فاسق وفاجر کے ساتھ اس کا رہنا

۶) بدخصلتی وبداخلاقی اختیار کرنا۔

۷) اترانے والا متکبر بڑائی مارنے والا ہونا۔

۸) لوگوں کو نقصان پہنچانے والا ہونا۔

۹) مسلمانوں پر رحم نہ کرنے والا ہونا۔

۱۰) کنجوسی کہ خود کھائے اور دوسرے کو نہ دے۔

۱۱) موت کو بھول جانا۔

(تنبیہ الغافلین ص ۱۰۸)

جنت کی ضمانت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری طرف سے چھ چیز قبول کرو میں تمہارے لئے جنت لازم کر دوں گا:

(۱) جب بولو تو جھوٹ نہ بولو۔

(۲) جب وعدہ کرو تو خلاف وعدہ نہ کرو۔

(۳) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرو۔

(۴) اپنی نگاہیں نیچی رکھو۔

(۵) اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو۔

(۶) اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو حرام سے روکے رکھو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاوٴ گے۔

(تنبیہ الغافلین ص ۲۶۹)

حضرت حسن عمران ابن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے بندے جو میں نے تم پر فرض کیا اسے بجالا تو زیادہ عبادت گذار ہو جاؤ گے، اور جن چیزوں سے تجھے باز رہنے کو کہا تو اس سے باز رہو گے تو زیادہ پرہیز گار ہو جاؤ گے، اور جو میں نے تجھے روزی دی اس پر قناعت کرو گے تو زیادہ مال والا ہو جاؤ گے۔

پرہیز گاری:

فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ورع (پرہیز گاری) کی علامت اپنے اوپر دس چیزوں کو فرض جاننا ہے۔

(۱) زبان کی حفاظت کرنا غیبت سے: کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا (الحجرات ۱۲)

ترجمہ: بندہ ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔

(۲) بدگمانی سے پرہیز: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

اَجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ (الحجرات ۱۲)

ترجمہ: بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایاکم والظن فانہ اکذب الحدیث گمان سے بچو کہ وہ بہت جھوٹی بات ہے۔

(۳) سخریہ (عار دلانے ہنسی اڑانے) سے پرہیز کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ (الحجرات ۱۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ قوم قوم سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں۔

(۴) حرام چیزوں سے آنکھیں بند کرنا: اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ "(النور ۳۰)

ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

(۵) زبان کا سچا ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا (الانعام ۱۵۲)

ترجمہ: جب بولو تو انصاف کی بولو یعنی سچ بولو۔

(۶) اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچاننا۔ تاکہ تکبر وغرور میں نہ پڑے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ۔
(الحجرات ۱۷)

ترجمہ: تم پر اللہ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔

(۷) حق کے راستہ میں اپنا مال خرچ کرنا باطل راستہ میں ضائع نہ کرنا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا (الفرقان ۶۷)

ترجمہ: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ حد سے بڑھیں نہ تنگی کریں۔

یعنی گناہ میں خرچ نہ کرے اور طاعت میں خرچ کرنے سے منع نہ کرے۔

(۸) اپنے لئے بلندی اور بڑائی نہ چاہیں: کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا۔ (القصص ۸۳)

ترجمہ: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد۔

(۹) نماز پنجگانہ کی ان کے وقتوں میں رکوع وسجود کے ساتھ پابندی کرنا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلَوٰةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ۔

(البقرۃ ۲۳۸)

ترجمہ: نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

(۱۰) سنت اور جماعت پر استقامت، کہ ارشاد ربانی ہے:

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ (البقرۃ ۱۵۳)

ترجمہ: اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

(تنبیہ الغافلین ص ۲۷۰)

استقامت:

بعض حکیموں نے کہا ہے کہ استقامت والے کی علامت کی مثال پہاڑ کی سی ہے اس لئے کہ پہاڑ کی چار علامتیں ہیں:

(۱) گرمی اسے پگھلا نہیں سکتی۔

(۲) برف اسے جما نہیں سکتی۔

(۳) ہوا اسے ہلا نہیں سکتی۔

(۴) سیلاب اسے بہا نہیں سکتا۔

اسی طرح استقامت والے کی چار علامتیں ہیں:

(۱) جب اس پر کوئی احسان کرے تو اس کا احسان اسے کبھی باطل پر جھکا نہ سکے۔

(۲) جو کوئی انسان اس کے ساتھ برائی کرے تو اس کی شرارت ناحق بولنے پر اسے برانگیختہ نہ کرے۔

(۳) نفسانی خواہش اللہ تعالیٰ کے فرمان سے اس کو نہ پھیرے۔

(۴) دنیوی ساز و سامان اللہ عزوجل کی طاعت سے مانع نہ ہو۔

(تنبیہ الغافلین ص ۳۴۲)

نیکی کے خزانے:

کہا جاتا ہے نیکی کے خزانوں میں سے سات چیزیں ہیں اور اور ان میں سے ہر ایک کتاب اللہ کی روشنی میں واجب ہے۔

(۱) عبادت میں اخلاص: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ (البینۃ ۵)

ترجمہ: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں، نرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر۔

(۲) ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ (لقمان ۱۴)

ترجمہ: حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے۔

(۳) صلہ رحمی: کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ (النساء ۱)

ترجمہ: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔

(۴) ادائے امانت: کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا (النساء ۵۸)

ترجمہ: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

(۵) معصیت کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں کرنا: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ (آل عمران ۶۴)

ترجمہ: اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا۔

(۶) نفسانی خواہشات پر نہ چلے: کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى (النازعات ۴۰)

ترجمہ: اور نفس کو خواہش سے (خود) روکا۔

(۷) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور اس کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس کی طاعت میں جدوجہد کے ساتھ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ○ (السجدة ۱۶)

ترجمہ: اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔

پس ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ ڈرتا رہے، روتا رہے کیونکہ معاملہ بڑا سخت ہے۔

(تنبیہ الغافلین ص ۳۴۲)

ابلیس کے دوست و دشمن

حضرت وہب ابن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا کہ سرکار دو عالم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جا، سید عالم جو جو سوال تم سے کریں ہر سوال کا جواب دو۔ ابلیس بارگاہ نبوی میں بصورت شیخ حاضر آیا، اس کے ہاتھ میں ایک پر چا تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کون ہے تو؟ بولا ابلیس ہوں۔ فرمایا کیوں آیا؟ بولا اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس آنے کا حکم فرمایا کہ میں آپ کے ہر سوال کا جواب دوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں کتنے تمہارے دشمن ہیں؟ جواب دیا پندرہ:

(۱) آپ ہیں (۲) امام عادل (۳) غنی فروتنی کرنے والا (۴) سچا تجارت پیشہ (۵) خشوع والا عالم (۶) نصیحت کرنے والا مومن (۷) رقیق القلب مومن (۸) معاصی سے توبہ کرنے والا وہ شخص جو اپنی توبہ پر ثابت قدم رہے (۹) حرام سے بچنے والا (۱۰) وہ مومن جو ہمیشہ باطہارت رہے (۱۱) بکثرت صدقہ کرنے والا مومن (۱۲) وہ مومن جن کی خصلتیں اچھی ہوں لوگوں کے ساتھ (۱۳) وہ مومن جو لوگوں کو نفع پہنچائے (۱۴) وہ حافظ قرآن جو ہمیشہ اس کی تلاوت میں رہے (۱۵) راتوں میں نوافل پڑھنے والا جس وقت لوگ سوتے ہوں۔

پھر نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا "میری امت سے تیرے دوست کون کون ہیں؟ اس نے کہا دس:

(۱) ظالم بادشاہ (۲) تکبر کرنے والا مالدار (۳) خیانت کرنے والا تاجر (۴)

شرابی (۵) چغل خور (۶) زنا کار (۷) یتیم کا مال کھانے والا (۸) تارک نماز (۹) زکوۃ نہ دینے والا (۱۰) جو لمبی امید رکھتے ہیں۔ یہی لوگ میرے دوست اور بھائی ہیں۔

(تنبیہ الغافلین ص ۳۴۷)

انبیاء کرام کی بارہ خصلتیں

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا بارہ خصلتیں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی خصلتوں میں سے ہیں:

(۱) اللہ کے وعدہ پر طمانیت رکھنا۔

(۲) مخلوق سے کوئی امید نہ رکھنا۔

(۳) شیطان کے ساتھ دشمنی رکھنا۔

(۴) اپنے نفس کے معاملہ میں متوجہ رہنا۔

(۵) مخلوق پر مہربان رہنا۔

(۶) تمام مخلوق کی اذیت برداشت کرنا۔

(۷) دخول جنت پر یقین رکھنا۔ یعنی جب عمل کریں تو یقین رکھیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے ثواب کو ضائع نہ کرے گا اور نہ ان کے عمل کے ثواب کو۔

(۸) حق کی جگہوں میں متواضع رہنا۔

(۹) عداوت کے موقع پر بھی نصیحت کو ترک نہ کرنا۔

(۱۰) فقر کو اپنے مالوں کی پونجی جاننا۔ یعنی بچے مال کو نہ روکنا اور محتاجوں پر خرچ کر دینا

(۱۱) ہمیشہ باوضو رہنا۔

https://barkatussunah.com/

(۱۲) دنیوی دولت کے ملنے پر نہ اترانا اور اور اس دولت کے چلے جانے پر غمزدہ نہ ہونا۔

(تنبیہ الغافلین ص ۳۵۰)

زاہدین کی علامتیں

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ زاہدین (تارکین دنیا) کی حرمت دس چیزیں ہیں:

(۱) شیطان سے دشمنی کرنا اپنے اوپر واجب سمجھتے ہیں اللہ عزوجل کے فرمان کے سبب:

إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَٱتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُوا۟ حِزْبَهُۥ لِيَكُونُوا۟ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلسَّعِيرِ (فاطر ۶)

ترجمہ: بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو۔

(۲) کوئی عمل بلا دلیل نہیں کرتے۔ اللہ عزوجل کے ارشاد کے سبب قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (البقرۃ ۱۱۱)

ترجمہ: آپ فرمادیجئے لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔

(۳) موت کے لئے مستعد رہتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارشاد کے سبب:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ (آل عمران ۱۸۵)

ترجمہ: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔

(۴) اللہ کی خوشنودی کے لئے دوستی کرتے ہیں اور اسی کی خوشی کے لئے بغاوت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ-

أُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوْبِهِمُ الْإِيْمَانَ۔ (المجادلة ۲۲)

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگر چہ وہ ان کے باپ، یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں، یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا۔

(۵) نیکیوں کا حکم کرتے ہیں، بدی سے روکتے ہیں کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

وَ أْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ-اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (لقمان ۱۷)

ترجمہ: اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔

(۶) وہ عبرت پکڑتے اور امر الہی میں غور وفکر کرتے رہتے ہیں کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (آل عمران ۱۹۱)

ترجمہ: اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ دوسری آیت میں ارشاد ربانی ہے:

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ (الحشر ۲)

ترجمہ: تم عبرت لو اے نگاہ والو!

(۷) اپنے دلوں کی حفاظت کرتے ہیں تا کہ غور نہ کریں اس میں جس میں اللہ سبحانہ کی رضا نہ ہو اللہ تعالیٰ کے قول کے سبب:

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا۔

(الاسراء ۳۶)

ترجمہ: بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

(۸) اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ تدبیر سے بے خوف نہیں رہتے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا

فرمان ہے:

فَلَا یَأْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ(الاعراف۹۹)

ترجمہ: تو اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے۔

(۹) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ۔اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ (الزمر ۵۳)

ترجمہ: اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۰) نہیں اکڑتے دنیا کی اس چیز پر جو انہیں اللہ نے عطا فرمایا اور غم نہیں کھاتے اس پر جو ان کے ہاتھوں فوت ہوا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد کے سبب:

لِکَیْلَا تَأْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتَاکُمْ (الحدید۲۲)

ترجمہ: اس لئے کہ غم نہ کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو اس پر جو تم کو دیا۔

یعنی بندہ نہیں جانتا ہے کہ درستگی ہاتھ سے جانے میں ہے یا رہنے میں۔ تو مناسب ہے کہ دونوں حالتوں میں یکساں رہے کیونکہ مومن کی مثال آس کے پیڑ کی طرح ہے اور منافق کی مثال پھول کی طرح ہے۔ درخت آس ایک ہی حالت پر رہتا ہے خواہ موسم سرما ہو یا گرما۔ لیکن پھول تو اس کی حالت بدل جاتی ہے جب اسے ادنی آفت پہنچتی ہے۔ اسی طرح مومن کا حال تنگ دستی شدت اور خوش حالی کے وقت ایک ہی رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہتا ہے۔ اور منافق اللہ تعالیٰ کی عطا پر خوش نہیں ہوتا ہے، نعمت ملنے پر سرکشی کرتا ہے اور شدت کے وقت جزع وفزع کرتا ہے، گھبراتا ہے اور بے صبری دکھاتا ہے۔

مومن کے لئے مناسب ہے کہ نبیوں اور زاہدوں کے افعال کی پیروی کرے، کافروں اور منافقوں کی پیروی ٹھیک نہیں۔ وباللہ التوفیق۔ (تنبیہ الغافلین ص ۳۵۰)

برکات صدقہ

حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کم وبیش صدقہ کرتے رہنا تم پر ضروری ہے کیونکہ صدقہ کرنے میں دس پسندیدہ خصلتیں ہیں، پانچ دنیا میں اور پانچ آخرت میں۔ دنیا میں ملنے والی خصلتیں یہ ہیں:

(۱) مال کی پاکیزگی: جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''سنو! بیع میں غلطی اور قسم اور جھوٹ ہو جاتے ہیں تو صدقہ دے کر انہیں ہٹاؤ۔

(۲) صدقہ دینے سے بدن گناہوں سے پاک ہوتا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ
(التوبۃ ۱۰۳)

ترجمہ: آپ ان کے مالوں سے صدقہ لے کر انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دیں.

(۳) یہ دافع بلا وامراض ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

داووا مرضاکم بالصدقۃ اپنے بیماروں کی صدقہ سے علاج کرو۔

(۴) مسکینوں کو صدقہ دے کر خوش کرنا ہے اور بہترین عمل مومنوں کو سرور بخشنا ہے۔

(۵) اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اور رزق میں وسعت کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ-وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔ (سبا ۳۹)

ترجمہ: اور جو چیز تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اور دے گا۔

آخرت میں ملنے والی پانچ قابل تعریف خصلتیں یہ ہیں:

(۱) صدقہ گرمی کی شدت سے صدقہ دینے والے پر سایہ فگن ہوگا۔

(۲) اس کی وجہ سے حساب میں آسانی ہو گی۔
(۳) میزان عمل کو بھاری کر دے گا۔
(۴) پل صراط پار کروا دے گا۔
(۵) جنت میں درجوں کو بڑھا دے گا۔

(تنبیہ الغافلین ص ۱۷۹)

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

(۱) تم میں کا کوئی ہرگز نہ ڈرے مگر اپنے گناہ سے۔

(۲) اور نہ امید رکھے مگر اپنے رب سے۔

(۳) اور نہ شرمائے تم میں کا کوئی علم سیکھنے سے جب وہ علم نہیں رکھتا ہے۔

(۴) کوئی لا اعلم یعنی میں نہیں جانتا ہوں کہنے سے نہ شرمائے جب اس سے پوچھا جائے اور وہ اسے نہیں جانتا ہے۔

(۵) جان لو کہ صبر امور سے بمنزل سر کے ہے جسم سے، تو جب سر جسم سے جدا ہو گا تو جسم بے کار ہو جائے گا اور جب صبر امور سے جدا ہو گا تو امور خراب ہو جائیں گے۔

(۶) اور کامل فقیہ وہ ہے جو:

☆ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سے ناامید نہ کرے۔
☆ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ کرے۔
☆ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی خفی تدبیر سے نڈر نہ بنائے۔
☆ لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی معاصی مزین نہ کرے۔
☆ عارفین موحدین کو جنت میں نہ اتارے۔

☆ نافرمان، گنہگار کو دوزخ میں نہ اتارے جب تک رب تبارک وتعالی ان کے بیچ فیصلہ نہ فرمادے۔

(۷) اس امت کے بہتر لوگ اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ رہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے:

فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ (الاعراف ۹۹)

ترجمہ: اللہ تعالی کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں رہتے مگر تباہی والے۔

(۸) اس امت کے شریر اللہ کی رحمت سے آس نہ توڑیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

إِنَّهُ لَا يَايْئَسُ مِن رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُونَ (یوسف ۸۷)

ترجمہ: اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔

ذکر الٰہی کی برکتیں:

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ (سورہ بقرہ 152)

ترجمہ: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرے تو میں اس کا تنہائی میں ذکر کرتا ہوں، اگر وہ مجلس میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ جو میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (بخاری، مسلم)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں اہل ذکر کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو آواز دیتے ہیں آؤ اپنی حاجت کی طرف، پھر فرشتے اہل ذکر کو اپنے بازوؤں سے ڈھانپ لیتے ہیں آسمان دنیا تک۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو ان رب فرشتون سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے میرے بندے کیا کہتے تھے فرشتے عرض کریں گے تیری تسبیح کرتے تھے اور تیری تکبیر کرتے تھے اور تیری حمد کرتے تھے اور تیری بزرگی بیان کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا ان بندوں نے مجھے دیکھا ہے؟ تو عرض کریں گے نہیں بخدا انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے۔ فرمائے گا ان کا کیا حال ہوگا اگر وہ مجھے دیکھ لیں گے؟ فرشتے عرض کریں گے اگر وہ تجھے دیکھ لیں گے تو اور زیادہ تیری عبادت کریں گے اور تیری بزرگی بیان کریں گے اور تیری تسبیح بیان کریں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا مانگتے تھے؟ فرشتے کہیں گے تجھ سے جنت مانگتے تھے۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کریں گے نہیں اے میرے پروردگار! انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر وہ لوگ جنت کو دیکھ لیں گے تو کیا حال ہوگا؟ فرشتے عرض کریں گے اگر وہ لوگ جنت کو دیکھ لیں تو جنت کا ان کو شوق اور بڑھ جائے گا اور اس کی طلب زیادہ ہوجائے گی اور اس کی رغبت بڑھ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اور کس چیز سے پناہ مانگتے تھے؟ فرشتے عرض کریں گے دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کریں گے واللہ! اے پروردگار انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر وہ لوگ دوزخ کو دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ فرشتے عرض کریں گے اگر وہ لوگ دوزخ کو دیکھ لیں تو اس سے اور زیادہ بھاگیں گے اور اس سے اور زیادہ ڈریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے فرشتو! میں تم کو گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو بخش دیا۔ ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہے گا اے رب! ان میں ایک شخص تھا جو ان (ذکر کرنے والوں) میں سے نہیں

تھا، اپنے کسی کام کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ آپس میں (ذکر الٰہی کے لئے) بیٹھنے والے ایسے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ (بخاری، مسلم)

(۳) حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے نبی کریم ﷺ کے متعلق یہ گواہی دی کہ آپ نے فرمایا جو قوم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتی ہے اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان کو رحمت (الٰہی) ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں ذکر کرتا ہے۔ (مسلم)

(۴) حضرت معاویہ بن سفیان سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گذر ہوا، آپ نے فرمایا تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟ ہم نے کہا ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہیں اور اس احسان پر ہم اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا بخدا! تم لوگ اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا بخدا ہم اسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی لیکن ابھی میرے پاس جبریل آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل فرشتوں میں تم پر فخر کر رہا ہے۔ (مسلم، ترمذی)

(۵) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ اسلام کے (نفلی) کے احکام میرے لئے بہت زیادہ ہیں، مجھ کو ایسا عمل بتائیے جس پر میں پابندی سے عمل کروں۔ آپ نے فرمایا تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (ترمذی)

(۶) حضرت مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے سرگوشی (آہستہ گفتگو) کرتے ہوئے فرمایا جب تم نماز مغرب سے فارغ ہو جاؤ تو (دنیاوی) گفتگو کئے بغیر سات مرتبہ کہا کرو: اے اللہ مجھے دوزخ سے بچا'' کیونکہ جب تم یہ کہو گے پھر اسی رات میں فوت ہو جاؤ تو تمہارے لئے اس سے رہائی لکھ دی جائے گی۔ اور جب صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد بغیر کسی سے بات کئے سات مرتبہ یہی وظیفہ کرو گے اور اسی دن فوت ہو جاؤ تو (بھی) اللہ تعالیٰ جہنم سے رہائی کا پروانہ عطا فرمائے گا۔ (ابوداؤد)

(۷) حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح اور شام کے وقت کہے: اے اللہ تو میرا رب ہے، کوئی معبود نہیں مگر تو، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں بساط بھر اپنے عہد و وعدے پر قائم ہوں، میں اپنی کارکردگی کی برائی (برے عمل) سے تیری پناہ لیتا ہوں اور تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں، پس مجھے بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا گناہ کو کوئی نہیں بخش سکتا'' (اگر یہ دعا کرنے کے بعد) اس دن یا رات میں فوت ہوجائے تو جنت میں داخل ہوگا۔ (تنبیہ الغافلین ص ۱۴۰)

سلام و مصافحہ کے فضائل و برکات

اسلام کی سب سے اچھی چیزوں سے مسلمان کو سلام کرنا ہے ۔ یہ حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

(بخاری حدیث نمبر ۶۲۳۶، مسلم حدیث نمبر ۳۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام کی کونسی چیز سب سے اچھی ہے؟ فرمایا کھانا کھلاؤ اور جس کو پہچانتے ہو اور نہیں پہچانتے ہو سب کو سلام کرو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ۔ (نسائی حدیث نمبر ۱۹۴۰، ترمذی حدیث نمبر ۲۷۳۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حق ہیں (۱) بیمار پڑے تو پوچھنے جانا (۲) مرے تو جنازہ میں جانا (۳) اور جب دعوت دے تو اجابت کرنا (۴) اور جب ملے تو سلام کرنا (۵) اور جب چھینکے تو جواب دینا (۶) اور حاضر و غائب اس کی خیر خواہی کرنا۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوا، ولا تُؤْمِنُوا حَتّٰی تَحَابُّوا، أَوَلا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إذا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

(مسلم حدیث نمبر ۵۴۔ مشکوٰۃ ص ۳۹۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ ایمان نہ لے اوار تم ایمان کی لذت نہیں پا سکتے جب تک کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ اور کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ جسے اپنا کر تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ وہ یہ ہے کہ تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔ یعنی ایک دوسرے کو خوب سلام کیا کرو۔

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ۔

(ابوداؤد حدیث نمبر ۵۱۹۷، ترمذی حدیث نمبر ۲۶۹۴، مشکوٰۃ ص ۳۹۸)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پہلے سلام کرے، وہ رحمت الٰہی کا زیادہ مستحق ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ (مشکوٰۃ ص ۴۰۰)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبر سے بری ہے۔

عن أبي هريرةَ قال: إذا لَقِيَ أحدُكُم أخَاهُ فَلْيُسَلِّم عليه. فإن حالتْ بينهما شجرةٌ أو جدارٌ أو حجرٌ ثم لقيهُ فلْيُسلِّمْ عليهِ.

(مشکوٰۃ ص۳۹۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے۔ پھر ان دونوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو پھر سلام کرے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ، يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ۔

(مشکوٰۃ ص ۳۹۹، ترمذی حدیث نمبر ۲۶۹۸)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے! جب گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو تم پر اور تمہارے گھر والوں پر اس کی برکت نازل ہوگی۔

عن جابر قال قال رسول الله ﷺ السلام قبل الكلام ولا تدعوا احدا الى الطعام حتىٰ يسلم۔

(کنز العمال ج ۹ ص ۱۲۲ حدیث نمبر ۲۵۲۹۰)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں سلام کو کلام سے پہلے ہونا چاہئے اور کسی کو کھانے کے لئے نہ بلا لے جب تک وہ سلام نہ کرے۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ السلام قبل السوال فمن بدأ بالسوال قبل السلام فلا يجيبوه۔

(کنز العمال ج ۹ ص ۱۲۲ حدیث نمبر ۲۵۲۹۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آقائے نامدار سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں سوال سے پہلے سلام ہے، جو شخص سلام سے پہلے سوال کرے اس کے سلام کا جواب نہ دو۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال إذا انتھی أحدُکم إلی مجلِسٍ فلیسلِّم، فإنّ بَدا لہ أن یجلِسَ فلیجلِس، ثمَّ إذا قامَ فلیسلِّم فلَیسَتِ الأولَی بأحقّ من الآخرۃِ۔

(مشکوۃ ص ۳۹۹، ترغیب وترہیب ج ۳ ص ۴۲۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مجلس تک کوئی پہنچے تو سلام کرے پھر اگر وہاں بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے۔ پھر جب وہاں سے اٹھے سلام کرے۔

عن الطُّفَیل بن أُبَیّ بن کعب أنّہ کَانَ یأتی عبد اللہ بن عمر، فیغدو مَعَہُ إلَی السُّوقِ، قَالَ فإذَا غَدَوْنَا إلَی السُّوقِ، لَمْ یَمُرَّ عَبدُ اللہ عَلَی سَقَّاطٍ وَلا صَاحِبِ بَیْعَۃٍ، وَلا مِسْکِینٍ، وَلا أحدٍ إلا سَلَّمَ عَلَیْہِ، قَالَ الطُّفَیلُ: فَجِئتُ عبد اللہ بنَ عُمَرَ یَوْمًا، فَاسْتَتْبَعَنِی إلَی السُّوقِ، فَقُلْتُ لَہُ: مَا تَصْنَعُ بالسُّوقِ، وَأنْتَ لا تَقِفُ عَلَی البَیْعِ، وَلا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ، وَلا تَسُومُ بِھَا، وَلا تَجْلِسُ فِی مَجَالِسِ السُّوقِ؟ وَأقُولُ اجْلِسْ بِنَا ھاھُنَا نَتَحَدَّث، فَقَالَ یَا أبَا بَطْنٍ- وَکَانَ الطفَیْلُ ذَا بَطْنٍ- إنَّمَا نَغْدُو مِنْ أجْلِ السَّلامِ، فنُسَلِّمُ عَلَی مَنْ لَقِیْنَاہُ۔

(مشکوۃ ص ۴۰۰)

ترجمہ: حضرت طفیل ابن ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ انہوں نے بازار چلنے کو کہا، میں نے کہا آپ بازار جا کر کیا کریں گے نہ تو آپ وہاں کھڑے ہوتے ہیں، نہ سودے کے متعلق

کچھ دریافت کرتے ہیں، نہ کسی چیز کا نرخ چکاتے ہیں اور نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں، یہیں بیٹھے باتیں کیجئے یعنی حدیثیں سنایئے، انہوں نے فرمایا ہم سلام کرنے کے لئے بازار جاتے ہیں کہ جو ملے گا اسے سلام کریں گے۔

یہ احادیث کریمہ سلام کے سلسلہ میں تھیں۔ اب کچھ احادیث کریمہ مصافحہ کے بارے میں لکھی جاتی ہیں۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا۔

(ترغیب وترہیب ج ۳ ص ۴۳۱)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غفر لهما۔ (ترغیب وترہیب ج ۳ ص ۴۳۲)

ترجمہ: اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرمایا جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

عن سلمان الفارسی ان النبی ﷺ قال إنَّ المسلمَ إذا لَقِي أخاه فأخذ بيدِه تحاتَّت عنهما ذنوبُهما كما يتحاتُّ الورقُ عن الشَّجرةِ اليابسةِ في يومِ ريحٍ عاصفٍ وإلَّا غُفِر لهما ولو كانت ذنوبُهما مثلَ زبدِ البحرِ

(المعجم الکبیر حدیث نمبر ۶۱۵۰، ترغیب وترہیب حدیث نمبر ۴۰۲۳، مجمع الزوائد حدیث ۳۸۸)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے

(مصافحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے اوران کے گناہ بخش دے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ ایما مسلم یصافح اخاہ لیس فی صدر واحد منھما علی اخیہ شحنۃ لم تفرق ایدیھما حتیٰ یغفر اللہ عزوجل لھما ما مضی من ذنوبھما ومن نظر الیٰ اخیہ نظرۃ مودۃ لیس فی قلبہ او صدرہ شحنۃ لم یرجع الیہ طرفہ حتی یغفر اللہ عزوجل لھما ما مضی من ذنوبھما۔

(کنزالعمال ج۹ ص ۱۳۴ حدیث نمبر ۲۵۳۶۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جومسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور اس کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہوتو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جوشخص اپنے بھائی کی طرف نظر محبت سے دیکھے اس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہوتو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے گزشتہ گناہ بخش دئے جائیں گے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسلم قَالَ تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَہُ عَلَى جَبْهَتِہِ أَوْ عَلَى يَدِہِ فَيَسْأَلَہُ: كَيْفَ هُوَ؟ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ۔

(مشکوٰۃ ص ۴۰۲)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے اور پوری تحیت یہ ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔

مصافحہ ومعانقہ کے متعلق چند مسائل:

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ مصافحہ ومعانقہ کے مسائل میں لکھتے ہیں:

(۱) مصافحہ دونوں ہاتھوں سے چاہیے صرف ایک ہاتھ سے نہ کرے۔

(۲) مصافحہ کرتے وقت ہاتھوں کو ہلانا چاہیے۔

(۳) نماز جمعہ یا نماز فجر کے بعد مصافحہ کرنا اگرچہ سنت نہیں مگر درست ہے بلکہ اس کی اصل سنت سے ثابت ہے۔

(۴) اجنبی جوان عورت سے مرد کو مصافحہ کرنا حرام ہے۔

(۵) اپنی محرم یا بہت بوڑھی عورت سے مصافحہ جائز ہے، حضرت ابوبکر صدیق اپنے زمانہ خلافت میں اپنی دودھ کی ماں سے مصافحہ کرتے تھے، حضرت عبداللہ ابن زبیر مکہ معظمہ میں ایک بوڑھی عورت کی اپنے ہاتھ سے خدمت کرتے تھے۔

(۶) خوبصورت امرد لڑکے سے مصافحہ کرنا جائز نہیں۔

(۷) علماء مشائخ کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے، حضرات صحابہ نے حضور کے پاؤں چومے ہیں۔

(۸) جو شخص اپنے کو لوگوں سے چموائے اور چومنے کے لیے کہے اشارۃً یا صراحتاً اس کے ہاتھ چومنا منع ہے۔

(۹) مصافحہ کرکے اپنے ہاتھ چومنا منع ہے۔

(۱۰) بچوں کو چومنا جائز ہے۔

(۱۱) ننگے بدن معانقہ کرنا حرام ہے، ہاں کپڑے پہنے ہوئے معانقہ کرنا جائز ہے مگر مرد مرد سے معانقہ کریں، عورتیں عورتوں سے، مرد عورت سے اور امرد لڑکوں سے

معانقہ نہ کریں۔

(۱۲) اپنی اولاد کا سر چومنا جائز ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ زہرا کو چومتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں ان کے جسم سے جنت کی خوشبو پاتا ہوں۔ یہ تمام مسائل اشعۃ اللمعات میں ہیں۔

(۱۳) کسی کو سجدہ کرنا، اس کے آگے کی زمین چومنا حرام ہے، یوں ہی سلام میں تا حد رکوع جھکنا حرام ہیں۔

(مرآت المناجیح ج ۶ ص ۲۹۹)

پیغام برکات مسلمانوں کے نام:

حضرت منصور بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

☆ جو اپنے عیب پر نظر رکھے گا وہ دوسروں کی عیب جوئی میں نہیں پڑے گا۔

☆ جو شخص تقویٰ کے لباس سے عاری ہوگا اس کا ننگا پن کسی سے نہ چھپے گا۔

☆ جو اللہ تعالیٰ کی عطا پر راضی ہوگا وہ دوسرے کی دولت سے غمزدہ نہ ہوگا۔

☆ جو بغاوت کی تلوار اٹھائے گا وہ اپنا ہی ہاتھ کاٹے گا۔

☆ جو اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودتا ہے اس میں وہ خود گرتا ہے۔

☆ جو دوسروں کی پردہ دری کرے گا وہ خود بے پردہ ہوجائے گا۔

☆ جو اپنی لغزشوں کو بھولے گا وہ دوسرے کی لغزش کو بہت بڑا سمجھے گا۔

☆ جو نا قابل برداشت امور کا ارتکاب کرے گا وہ پریشان وہلاک ہوجائے گا۔

☆ جو خود کو خطرے میں ڈالے گا وہ ہلاکت میں پڑے گا۔

☆ جو اپنی عقل پر ناز کرے گا وہ ٹھوکر کھائے گا۔

☆ جو تکبر کرے گا وہ ذلیل ہوگا۔

☆ تعمق فی العمل ملال کا سبب ہے۔

☆ جو فخر کرے گا پست ہو جائے گا۔

☆ جو دل کا احمق ہے وہ ذلیل ہوگا۔

☆ رزیلوں کی صحبت والا ذلیل ہوگا اور نیک عالم کی صحبت میں رہنے والا عزت پائے گا۔

☆ جو بری جگہ جائے گا بدنام ہوگا۔

☆ جو دین میں کوتاہی کرے گا گھاٹے میں رہے گا۔

☆ جو لوگوں کے مال پر بھروسہ کرے گا محتاج ہی رہے گا۔

☆ جو آرام کا منتظر ہے صبر سے کام لے۔

☆ جو اپنے قدم کو جہالت کی جگہ میں رکھے گا ندامت اٹھائے گا۔

☆ جو اللہ سے ڈرے گا وہ کامیاب ہوگا۔

☆ جو تجربے سے کام نہیں کرے گا دھوکہ کھا جائے گا۔

☆ جو اہل حق کو نیچا دیکھائے گا وہ خود ہی نیچا ہوگا۔

☆ اپنی طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھانے والا تھک جاتا ہے۔

☆ جو اپنے وقت کی پہچان رکھے گا اس کی آرزو کم ہو جائے گی۔

☆ جو جہالت کی راہ پر چلنے کی عادت بنائے گا وہ انصاف کے راستے کو چھوڑ دے گا۔

(تنبیہ الغافلین ص ۲۷۰)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیمَ ,وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیمَ إِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیمَ إِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ

چند ضروری اور اہم مسائل

مسئلہ: (۱) جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔
(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۱)

مسئلہ: (۲) اگر کوئی شخص یہ جملہ بولے کہ خدا سے کوئی مکان خالی نہیں ہے تو وہ اپنے اس قول سے کافر ہو جائے گا اسی طرح اس شخص کو کافر گردانا جائے گا جو بولے کہ اللہ تعالیٰ انصاف کے واسطے بیٹھا، یا انصاف کے واسطے کھڑا ہوا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے فوق وتحت کا اثبات کیا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۹)

مسئلہ: (۳) کوئی شخص اپنی زبان سے کفر کی بولی طوعاً بولا اور دل اس کا ایمان کے ساتھ مطمئن ہے پھر بھی کافر ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مومن نہ ہوگا۔
(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۹)

مسئلہ: (۴) جب کوئی شخص قرآن کی کسی آیت کا انکار کرے یا اس کی آیت کے ساتھ مسخرہ پن کرے یا عیب لگائے تو وہ کافر ہو جائے گا۔
(فتاویٰ عالمگیری جلد دوم ۲۸۳)

مسئلہ: (۵) کسی نے کہا گیا چلو با جماعت نماز پڑھیں تو اس نے جواب میں کہا میں تنہا نماز پڑھ لوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی کافر ہو جائے گا۔
(فتاویٰ عالمگیری جلد دوم ۲۸۳)

مسئلہ: (۶) قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا، یا اس کی توہین کرنا، یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے۔ مثلاً داڑھی منڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں کلا سوف تعلمون جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلا صاف کر و یہ

قرآن مجید کی تحریف و تبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر۔ (بہار شریعت حصہ نہم ص ۱۴۴)

مسئلہ: (۷) دوزخ و جنت ہزاروں برس پہلے مخلوق ہوچکیں اور موجود ہیں اور محققین کے نزدیک غیر فانی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ جنت تیار رکھی ہے پرہیزگاروں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ دوزخ تیار رکھی ہے کافروں کے لئے۔ (پ ۴، ع ۵)

مسئلہ: (۸) جنت ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور دوزخ ساتویں زمین کے نیچے

مسئلہ: (۹) عرش کے لئے فنا نہیں اسی طرح لوح و قلم و کرسی اور جنت و دوزخ اور روح ،اسی طرح اجساد انبیاء و شہداء اور حور و غلمان ان سب کو فنا نہیں۔

(صاوی شریف ج ۳، ص ۱۹۱)

مسئلہ: (۱۰) کفر و شرک پر مشتمل جادو، یا جھاڑ پھونک، یا جنتر منتر، منتر کرنے والے، بت کا چڑھاوا والے سب کافر ہیں۔ بیمار پڑیں تو عیادت نہیں، مریں تو مسلمان کا سا کفن نہیں، غسل نہیں، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں۔ دوسری جگہ کسی گڑھے میں کتے کی طرح دبادیں۔ ان کا جنازہ نہیں، دانستہ پڑھنے والے تجدید نکاح کریں، نادانستہ پڑھنے والے توبہ کریں۔

مسئلہ: (۱۱) والدین کی قبر پر حاضری جائز ہی نہیں بلکہ مستحب و مستحسن ہے۔ مسلمانوں کی قبروں پر حاضری سنت، والدین اور نیک لوگوں کی قبروں کی زیارت سعادت بر سعادت۔ حدیث شریف میں ہے۔ جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے۔ اور جو بکثرت ان کی

زیارت قبر کرتا ہو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آئیں۔ (ترمذی)

مسئلہ: (۱۲) جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج:۲،ص:۲۸۲)

مسئلہ: (۱۳) ہمارے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا یوں فرض ہے کہ آپ رسول فی الحال ہیں اور انبیا و رسل کے خاتم۔

(تفسیر روح البیان ج:۷،ص:۱۸۸)

مسئلہ: (۱۴) نشہ کی بے ہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بے ہوشی کافر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے۔ مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بے ہوشی میں بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دیں گے اور اسے قتل کیا جائے گا جیسا کہ بزازیہ میں ہے۔

(الاشباہ والنظائر ج:۱،ص:۲۸۹،کتاب السیر بالردۃ)

مسئلہ: (۱۵) ہر طرح کا کافر جو توبہ کرے تو اس کی توبہ دنیا و آخرت میں مقبول ہے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بقیہ انبیائے کرام علیہم السلام و شیخین رضی اللہ عنہما یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی شان میں گستاخی کرنے سے کافر ہونے والے لوگوں کی توبہ مقبول نہیں۔

(الاشباہ والنظائر ج:۱،ص:۲۸۹،کتاب السیر بالردۃ)

مسئلہ: (۱۶) ہر وہ مسلمان (معاذ اللہ) جو مرتد ہو جائے تو اگر توبہ نہ کرے تو سوائے عورت کے قتل کیا جائے گا۔

مسئلہ: (۱۷) مرتد کا حکم وجوب قتل ہے اگر رجوع نہ کرے۔ اور عملوں کا مطلقاً اکارت ہو جانا۔

مسئلہ: (۱۸) مرتد کی بی بی فوراً اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے۔ اور جب وہ اسی ارتداد پر مرجائے (والعیاذ باللہ تعالیٰ) تو اسے مسلمان کے مقابر میں دفن کرنے کی

اجازت نہیں۔ نہ کسی ملت والے مثلاً یہودی یا نصرانی کے گورستان میں۔اور وہ کتے کی طرح کسی گڈھے میں پھینک دیا جائے۔

مسئلہ: (۱۹) مرتد (وہابی، دیوبندی، رافضی، قادیانی) اصلی کافر (مثلا ہندو، سکھ وغیرہ) کے کفر سے بدتر ہے۔

(الاشباہ والنظائر ج:۱ ص:۲۸۹، کتاب السیر باالردۃ)

مسئلہ: (۲۰) جو کہے کہ نبی ﷺ (معاذ اللہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) سیاہ فام تھے اسے قتل کر دیا جائے۔ (شفاء شریف ج:۲ ص:۱۹۱)

مسئلہ: (۲۱) مندر بنانا بلکہ مراسم کفر کی اجازت دینا کفر ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم میں فرماتے ہیں۔ سلطان اسلام ہرگز کفار کو مراسم کفر کی اجازت نہیں دے سکتا۔ کیا اجازت کفر دے کر خود کافر ہوگا؟

مسئلہ: (۲۲) کفر وشرک کرنے والے کے کلمہ گوئی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اسلام وایمان کے منافی جتنے امور ہیں سب کو صدق دل سے چھوڑے تو اس کی کلمہ گوئی کا اعتبار ہوگا۔

مسئلہ: (۲۳) افعال شرکیہ اور اعمال کفریہ کے مرتکبین بے دین کافرین اور بدترین مرتدین ہیں ایسے لوگ بے توبہ صادقہ مریں تو نہ ان کے لیے نماز جنازہ نہ مسلمانوں کا سا کفن نہ غسل نہ دفن اور نہ ان کے واسطے مسلمانوں کا مدفن۔

مسئلہ: (۲۴) جو بتوں کے نام نذر مانے وہ بلاشک وشبہ دین وایمان سے خارج ہوگیا اور اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اور اس کی ساری نیکیاں برباد ہوگئیں، اس پر توبہ اور تجدید ایمان وتجدید نکاح فرض۔

مسئلہ: (۲۵) اگر کوئی ذبح غیر اللہ کے نام سے کرتا ہے تو وہ جانور جسے اس نے ذبح کیا مردار وحرام اور حرمت میں خنزیر کے برابر ہے۔

مسئلہ: (۲۶) اگر کوئی اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لے کر جانور ذبح کرے اور ذبح سے کسی

دیوی، دیوتا یا بتوں کو راضی کرنا مقصود نہ ہو یعنی ذابح کی نیت کسی بت یا دیوی دیوتا پر بھینٹ چڑھانے کی نہ ہو تو جانور حلال ہے۔

مسئلہ: (۲۷) دیوبندیوں کے اقوال کفریہ سے آگاہ کے بعد بھی دیوبندیوں کو مسلمان جانے، اس کے پیچھے نماز پڑھے تو وہ بھی دیوبندیوں کی طرح خارج از اسلام ہے۔

مسئلہ: (۲۸) سنی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ضروریات دین کا اقرار کرے اور ان کے منکرین وہابیہ، دیوبندیہ، چکڑالویہ، غیر مقلدین وغیرہم فرقہ باطلہ کو کافر کہے، کافر جانے تو سنی ہوگا ورنہ نہیں۔

مسئلہ: (۲۹) جو کسی پیر کو اللہ کہے وہ کافر و مرتد، ملعون و مردود ہے۔ اسی طرح وہ بھی کافر و مرتد، ملعون و مردود ہے جو عبادت، روزہ، نماز، حج و زکوٰۃ اپنے اوپر فرض نہ جانے اور سمجھے کہ پیر کے ذمہ چلا گیا اور ہم پر فرض نہ رہا۔

مسئلہ: (۳۰) جب تک نابالغ یا نابالغہ سن شعور کو نہیں پہنچتے، اچھے برے کی تمیز نہیں کرتے وہ اپنے ماں باپ کے تابع ہوتے ہیں۔ وہ مسلمان تو یہ بھی مسلمان، وہ کافر تو یہ بھی کافر۔ اگر ان میں کوئی مسلمان ہے تو یہ ناسمجھ بچے بھی مسلمان فان الولد یتبع خیر الابوین۔

مسئلہ: (۳۱) گر نابالغ عقل و تمیز کو پہنچ گیا، کفر و اسلام کو سمجھا اور اس عمر میں کفر کو اختیار کیا تو وہ کافر اور اسلام اختیار کیا تو مسلمان قرار پائے گا۔

مسئلہ: (۳۲) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی قول و فعل و عمل کو جو بنظر حقارت دیکھے کافر و مرتد ہے آپ کی مقدس بارگاہ میں چوں چرا کی گنجائش نہیں۔

مسئلہ: (۳۳) سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم امت کے ہر فرد پر فرض عین ہے بلکہ تمام فرائض کی اصل ہیں۔

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

مسئلہ: (۳۴) جس جماعت کے عقیدے حد کفر کو پہنچ چکے ہیں جیسے وہابی، دیوبندی، قادیانی، رافضی، غالی، پھلواروی صلح کلی، چکڑالوی، قاتلہم المولیٰ تعالیٰ ان میں سے کسی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

مسئلہ: (۳۵) چاروں مذاہب حقہ اہل سنت حفظہم اللہ تعالیٰ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کے عقائد یکساں ہیں صرف اعمال میں باہم جزئی اختلاف ہے۔ تو اگر ایک مذہب والے دوسرے مذہب والے کی پوری رعایت رکھتے ہوں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: (۳۶) مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے۔ جس شخص نے قطعاً کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اسے کافر ہی جانیں کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنادیتا ہے۔ جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہو اور اس سے کوئی قول و فعل ایمان کے خلاف نہ ہو تو فرض ہے ہم اسے مسلمان ہی جانیں، مانیں۔ اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں۔

مسئلہ: (۳۷) اس زمانہ میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ کافر کو بھی کافر نہ کہو کہ ہوسکتا ہے کہ وہ مسلمان ہو جائے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب مسلمان ہو جائے گا تو ہم مسلمان کہیں گے جب تک کافر ہے کافر کہیں گے۔ ہم کو اللہ و رسول کا یہی حکم قرآن شریف میں ہے: قل یایھا الکفرون اور قرآن پاک میں ہی ہے:

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ۔ (التوبة:73)

مسئلہ: (۳۸) بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جتنی دیر کافر کہو گے اتنی دیر اللہ اللہ کرو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کارٹ لگائے رکھو اور اس کا وظیفہ بنالو بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ کافر کو کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو نہ یہ کہ اس کے کفر پر اپنے صلح کلی سے پردہ ڈالو۔

مسئلہ: (۳۹) لڑکی دیوبندی کو دینا غیر مسلم ہندو کو دینے سے بدرجہا بد تر ہے۔ جس طرح کسی مسلمہ مومنہ کا نکاح نہ ہندو سے ہوسکتا ہے، نہ کسی سکھ وعیسائی سے، نہ یہود ومجوس سے نہ کسی کافر ومرتد سے اسی طرح اس کا نکاح نہ کسی رافضی، وہابی سے، نہ کسی دیوبندی، قادیانی سے ہوسکتا ہے۔ جس سے ہوگا باطل ہوگا اور خالص زنا۔

مسئلہ: (۴۰) کفر کرنا اور کفر پر راضی ہونا دونوں کا ایک ہی حکم ہے یعنی ان کا مرتکب دائرۂ اسلام سے خارج ہوجائے گا۔ مومن وہ کہ قتل پسند ہو، آگ میں جلنا پسند ہو، مرنا پسند ہو، کفر ہرگز ہرگز ہرگز کسی حال میں کسی آن میں پسند نہ ہو، بلکہ آگ میں جلائے جانے سے زیادہ ناپسند ہو۔

مسئلہ: (۴۱) ہولی اور دیوالی پوجنا کفر ہے۔ کیونکہ یہ عبادات غیر اللہ سے ہے۔

مسئلہ: (۴۲) کفار کے میلوں، تہواروں میں شریک ہوکر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان وشوکت بڑھانا کفر ہے جیسے رام لیلا اور جنم اشٹمی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔

مسئلہ: (۴۳) یونہی ان کے تہوار کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے۔ جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یونہی کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جب کہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔

(بہار شریعت حصہ نہم ص:۱۴۶)

مسئلہ: (۴۴) جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنادیتا ہے۔

مسئلہ: (۴۵) جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے وہ خود کافر ہے۔

مسئلہ: (۴۶) بعض اعمال جو قطعاً منافی ایمان ہوں ان کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا۔ جیسے بت یا چاند یا سورج کو سجدہ کرنا۔

مسئلہ: (۴۷) قتل نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبہ معظمہ کی توہین اور کسی سنت کا ہلکا بتانا یہ باتیں یقیناً کفر ہیں۔

مسئلہ: (۴۸) یونہیں بعض اعمال کفر کی علامت ہیں جیسے زنار باندھنا، سر پر چوٹیا رکھنا، قشقہ لگانا ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں۔ تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سر نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

مسئلہ: (۴۹) کسی کافر مرتد کے عادتاً توبہ کرنے، استغفر اللہ استغفر اللہ پڑھنے سے اس کا اسلام ثابت نہ ہوگا، بلکہ ایسے لوگ نماز بھی پڑھیں، روزہ رکھیں، حج بھی کریں، زکوۃ بھی دیں جب بھی ان کا اسلام ثابت نہ ہوگا، جب تک اس خاص کفر سے ان کی توبہ وتجدید ایمان ثابت نہ ہو۔

مسئلہ: (۵۰) مسلک پھلوارویت کی حمایت کرنے والا نہ پیری مریدی کے لائق ہے اور نہ کسی احترام واکرام کے قابل۔ پھلوارویت صلح کلیت کا نام ہے اور صلح کلیت کفر وارتداد ہے۔

مسئلہ: (۵۱) ایام محرم الحرام خصوصاً دسویں کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ ودیگر شہدائے کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ایصال ثواب مندوب ومحمود ہے۔

مسئلہ: (۵۲) رضاع سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دودھ پلانے والی کو دودھ پینے والے کی ماں اور اس کی لڑکی کو دودھ پینے والے کی بہن فرمایا ہے۔ لیکن نکاح حرام ہونے کے لئے ڈھائی برس کا زمانہ ہے اس کے اندر اگر دودھ پیا، یا پلایا تو حرمت نکاح ثابت ہو جائے گی۔ اگر اس کے بعد پیا ہے تو حرمت نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں۔

مسئلہ: (۵۳) شرابی فاسق ہے اور فاسق کا ساتھی بننے سے پرہیز لازم۔ شرابی کے

ذبیحہ سے بھی بچنا چاہیے تاکہ اسے عبرت ہو۔اس کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

مسئلہ: (۵۴) رشوت لینا دینا دونوں حرام ہیں اور اس کا مرتکب فاسق۔

مسئلہ: (۵۵) تاش وشطرنج دونوں ناجائز ہیں اور تاش زیادہ گناہ وحرام کہ اس میں تصاویر بھی ہیں۔ (احکام شریعت حصہ سوم ص:۱۱۱)

مسئلہ: (۵۶) جوحصہ زمین ایک بار مسجد ہوگیا قیامت تک مسجد ہی رہے گا، اس کو کسی دوسرے تصرف میں لانا حرام، اس میں نہ مکتب بنا سکتے ہیں نہ مدرسہ، نہ عیدگاہ، نہ قبرستان، نہ مکان، نہ دوکان، نہ گذرگاہ اور نہ چراگاہ۔

مسئلہ: (۵۷) بے ثبوت قبر کی زیارت کرنی، فاتحہ پڑھنی، چادر پوشی کرنی سب ناجائز وحرام۔(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۲۰۸)

لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ.

اللهمّ إني أسألُك بأنّ لك الحمدُ، لا إله إلّا أنت وحدَك لا شريكَ لك، المنّانُ، يا بديعَ السماواتِ والأرضِ، يا ذا الجلالِ والإكرامِ، ياحيُّ ياقيومُ، إني أسالكَ الجنة، وأعوذُبك من النارِ.

اللّهمّ ربّ السّمواتِ السّبعِ وربّ العرشِ العظيمِ ربّنا وربّ كلِّ شيءٍ أنتَ الظّاهرُ فليس فوقَكَ شيءٌ وأنتَ الباطنُ فليس دونَكَ شيءٌ مُنزِلَ التوراةِ والإنجيلِ والفُرقانِ فالقَ الحبِّ والنّوى أعوذُبكَ مِن شرِّ كلِّ شيءٍ أنتَ آخِذٌ بناصيتِه أنتَ الأوّلُ فليس قبلَكَ شيءٌ وأنتَ الآخِرُ فليس بعدَكَ شيءٌ اقضِ عنّا الدّينَ وأَغْنِنا مِن الفقرِ

روحانی عملیات

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَ اِنْ قَلَّ یعنی اللہ کو وہ عمل سب سے زیادہ محبوب ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگر چہ وہ تھوڑے ہی ہوں۔ (بخاری ۴۳)

اور سیدنا امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازوں کے بعد اپنے لئے کچھ ورد مقرر کرلو اور ہر ماہ چند دن روزے رکھنے کے لئے خاص کرلو اور اپنے نفس کی نگرانی کرو۔

اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ حتی الوسع اوراد و وظائف کی کثرت کریں اور ان میں سے کچھ خاص کرلیں جنہیں وہ پابندی کے ساتھ مخصوص وقت میں روزانہ بلاناغہ پڑھ سکیں۔ سنی صحیح العقید پیر و مرشد کا عطا کردہ شجرہ شریف ضرور پڑھا کریں انشاء اللہ تعالیٰ اس کی برکتیں یقیناً ظاہر و نازل ہوں گی۔ ہم آسانی کے لئے وہ چند اوراد و وظائف تحریر کرتے ہیں جو یا تو احادیث سے ثابت ہیں یا کسی بزرگ سے۔ (امجدی)

نماز کے بعد کے معمولات

(۱) یَا قَوِیُّ یَا غَنِیُّ یَا مَلِیُّ یَا وَفِیُّ
(سلام پھیرنے کے فوراً بعد ۱۲/بار سر پر ہاتھ رکھ کر)
(۲) سبحان اللہ (۳۳/بار) الحمد للہ (۳۳/بار) اللہ اکبر (۳۴/بار)
(۳) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (۳/بار)
(۴) آیۃ الکرسی (۱/بار)
(۵) سورہ اخلاص (۳/بار)
(۶) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (۳/بار)

(۷) درود شریف (۳/بار)

(۸) بعد نماز فجر: یا عزیز یا اللہ (۱۰۰/بار اول آخر تین بار درود شریف)

(۹) بعد نماز ظہر: یا کریم یا اللہ (۱۰۰/بار اول آخر تین بار درود شریف)

(۱۰) بعد نماز عصر: یا جبار یا اللہ (۱۰۰/بار اول آخر تین بار درود شریف)

(۱۱) بعد نماز مغرب: یا ستار یا اللہ (۱۰۰/بار اول آخر تین بار درود شریف)

(۱۲) بعد نماز عشاء: یا غفار یا اللہ (۱۰۰/بار اول آخر تین بار درود شریف)

نوٹ: نمبر ا کا وظیفہ ہر فرض نماز کے بعد کریں اور باقی وظائف فرض کے بعد اگر سنت ہو تو سنت ادا کرنے کے بعد۔

ہفتہ بھر کے معمولات

پیر: (۱) سورہ یٰس (۲) دلائل الخیرات سے پہلی منزل

منگل: (۱) سورہ رحمٰن (۲) دلائل الخیرات سے دوسری منزل

بدھ: (۱) سورہ واقعہ (۲) دلائل الخیرات سے تیسری منزل

جمعرات: (۱) سورہ دخان (۲) دلائل الخیرات سے چوتھی منزل

جمعہ: (۱) سورہ کہف (۲) دلائل الخیرات سے پانچویں منزل

ہفتہ: (۱) سورہ فاتحہ (۲) سورہ بقرہ (۳) دلائل الخیرات سے چھٹی منزل

یک شنبہ: (۱) سورہ طٰہٰ (۲) دلائل الخیرات سے ساتویں منزل

نوٹ: ہر پیر کو روزہ رکھیں کیونکہ یہ سرکار ﷺ کی ولادت کا دن ہے۔

روزانہ کے معمولات

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (۳/۱۰/۱۰۰/بار)

(۲) اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ (۱۰۰/بار)

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ (۱۰۰/بار)

(۴) تلاوت قرآن (ایک پارہ یا کم سے کم ایک رکوع)

(۵) درود شریف (۳/ ۱۰/ ۱۰۰/ بار)

بارہ ماہ کے معمولات

(۱) ہر ماہ کی ۱۳/ ۱۴/ ۱۵/ تاریخ کو روزے رکھیں۔

(۲) محرم کی ۹/ ۱۰/ تاریخ کو روزے رکھیں۔

(۳) صفر کی ۲۴/ ۲۵/ تاریخ کو روزے رکھیں۔

(۴) ربیع الاول شریف کی ۱۲/ ۱۳/ تاریخ کو روزے رکھیں۔

(۵) ربیع الثانی کی ۱۱/ ۱۲/ تاریخ کو روزے رکھیں۔

(۶) رجب شریف کی ۲۷/ ۲۸/ تاریخ کو روزے رکھیں۔

(۷) شعبان المعظم کی ۱۴/ ۱۵/ تاریخ کو روزے رکھیں۔

(۸) شوال المکرم کے چھ روزے رکھیں۔

(۹) ذیقعدہ کے کسی بھی پیر کا روزہ رکھیں۔

(۱۰) ذی الحجہ کی ۸/ ۹/ تاریخ روزہ رکھیں۔

سوتے وقت کے معمولات

☆ سورہ فاتحہ شریف ☆ آیۃ الکرسی ☆ چاروں قل ☆ الصلوٰۃ والسلام علیك وعلیٰ اٰلك یارسول اللہ ☆ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ ☆ سونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ بِاِسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰ ☆ نیند سے بیدار ہوں تو پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ○

نذرونیاز اور فاتحہ

(۱) ہر جمعرات بعد نماز مغرب حضور علیہ السلام، اہل بیت پاک، خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام فاتحہ دلائیں۔

(۲) ہر ماہ چاند کی چھٹی تاریخ حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فاتحہ دلائیں۔

(۳) ہر ماہ چاند کی گیارہویں تاریخ کو حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے فاتحہ دلائیں۔

(۴) ہر ماہ چاند کی ۲۵/تاریخ کو سرکار اعلیٰ حضرت کے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نام فاتحہ دلائیں

(۵) ہر جمعہ والدین اور رشتہ داروں کی قبروں کی زیارت کریں۔

نفل نمازیں

(۱) اشراق کی نماز (روزانہ یا ہفتہ میں یا کم سے کم مہینہ میں)

(۲) چاشت کی نماز (روزانہ یا ہفتہ میں یا کم سے کم مہینہ میں)

(۳) صلاۃ التسبیح (روزانہ یا ہفتہ میں یا کم سے کم مہینہ میں)

(۴) نماز تہجد (ہر رات یا ہفتہ میں یا کم سے کم مہینہ میں)

درود شریف کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْراً. ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِي الْوَسِيلَةَ. فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لاَ تَنْبَغِي إِلاَّ لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ. وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ. فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ"۔

(مسلم حدیث نمبر:383 مشکوۃ شریف ج ا،ص ۶۴)

یعنی جب تم مؤذن سے سنو تو تم بھی اسی طرح جواب میں کہو جو وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو۔ کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ سے میرے واسطے وسیلہ کی دعا کرو، وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک ہی کے لائق ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ تو جو میرے لئے وسیلہ کی دعا کرے تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درود شریف پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے اور یہ بھی کہ اذان کے بعد درود شریف کا پڑھنا سنت سے ثابت ہے اور سنت ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، اے ایمان والو! ان پر تم بھی درود اور خوب سلام بھیجو۔

درود شریف کے مقامات

قرآن شریف کی آیت کریمہ کے اطلاق سے ثابت کہ درود شریف کے لئے کوئی وقت یا جگہ متعین نہیں۔ جب چاہے پڑھے کوئی ممانعت نہیں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو درود شریف پڑھنا ہر جگہ ہر وقت مستحب ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ان جگہوں میں:

(۱) روز جمعہ (۲) شب جمعہ (۳) صبح وشام (۴) مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت

(۵) بوقت زیارت روضۂ اطہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم (۶) صفا و مروہ پر (۷) جواب اذان کے بعد (۸) بوقت اقامت (۹) دعا کے اول، اوسط اور آخر میں (۱۰) دعائے قنوت کے بعد (۱۱) حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد (۱۲) اجتماع وافتراق کے وقت (۱۳) وضو کرتے وقت جب (۱۴) کوئی چیز بھول جائے اس وقت (۱۵) وعظ کہتے وقت (۱۶) پڑھتے اور پڑھاتے وقت خصوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اول و آخر میں (۱۷) سوال وفتویٰ لکھتے وقت (۱۸) تصنیف کے وقت (۱۹) نکاح ومنگنی کے وقت (۲۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سننے کے بعد (۲۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھنے وقت (۲۲) اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ (درمختار)

درود شریف پڑھنے کے فضائل احادیث میں بکثرت وارد ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو جو موقع ملے غنیمت جانیں اور تحصیل برکات وحسنات کے لئے ضرور پڑھیں۔

ردالمحتار میں ہے:

کل الاعمال فیھا المقبول والمردود الا الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ عیہ وسلم فانہ مقبولۃ غیر مردودۃ

یعنی دوسرے اعمال مقبول بھی ہوتے ہیں اور رد بھی ہو جاتے ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا گیا درود شریف ضرور قبول ہوتا ہے۔

درود شریف کے الفاظ

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ (درود جس کے ثواب کا شمار نہیں)

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ

وَصَحْبِہٖ بَارِكْ وَسَلِّمْ ۔ (درود جس کی برکت سے خواب میں سرکار کی زیارت نصیب ہو)

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔ (درود غوثیہ)

(۴) صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ ۔ (درود رضویہ)

(۵) اَللهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَا ۔ وَعَلٰى ذَوِيْهِ وَاٰلِهٖ اَبَدًا الدُّهُوْرِ وَ كَرَّمَا ۔ (درود نوری)

دعا

(۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَانَنَا كُلَّهٗ ○

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا وَاهْدِنَا وَعَافِنَا وَارْزُقْنَا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

(۳) اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ قُلُوْبَنَا وَاَزِلْ عُيُوْبَنَا وَتَوَلَّنَا بِالْحُسْنٰى وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاجْمَعْ لَنَا خَيْرَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى وَارْزُقْنَا طَاعَتَكَ مَا اَبْقَيْتَنَا ۔

(۴) اَللّٰهُمَّ يَسِّرْنَا لِلْيُسْرٰى وَجَنِّبْنَا الْعُسْرٰى وَاَعِذْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا وَاَعِذْنَا مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ○

(۵) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتَّقْوٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى ○

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَلَائِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ فَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ وَافْتَحْ

لَنَا بِخَيْرٍ وَبَارِكْ لَنَا فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَانْفَعْنَا بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○

(۷) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

نوٹ: ہر نماز کے بعد اپنے والدین کے لئے اس طرح دعا کریں:

(۸) رَبِّ اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ○ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْرًا○

ہر حاجت کے لئے

(۱) اَللّٰهُ رَبِّي لَا شَرِيْكَ لَهٗ (۸۷۴ر باراول وآخر ۱۱/۱۱ر باردرود شریف)

ترکیب: قبلہ رو ہو کر دو زانو بیٹھیں اور روزانہ تا حصول مراد پڑھیں۔

(۲) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (۴۵۰ر باراول وآخر ۱۱/۱۱ر باردرود شریف)

دُعا

یا اللہ! حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل

اور اولیائے کرام کے وسیلہ سے

مرحوم حاجی نور محمد پٹیل

کھجرانہ، اندور کے چھوٹے بڑے گناہوں کو
معاف فرما اور ان کی قبر پر انوار و رحمت کی
بارش فرما اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ
مقام عطا فرما۔

دُعاؤں کے طلبگار

حاجی محمد عثمان پٹیل فیمس
حاجی محمد شریف پٹیل کرنل
محمد یونس پٹیل

محسن منزل، ۵۵۳، کھجرانہ، اندور موبائل: 9893117868

Rezvi Computer, Indore # 9827014799, 9827083720